© rasailojaraid.com

ڈاکٹر وفا راشدی

سچل سرمست آشکار کی فارسی شاعری

تواریخ و تذکروں کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ عربوں کے عہد سے ہی سندھ میں ایرانیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا ۔ ایرانی تجار اور سندھ کے باشندے رابطے کے لیے فارسی زبان استعمال کرتے تھے ۔ ملتان میں فارسی زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی ایک عرب سیاح احسن التقاسیم بشاری مقدسی ۳۷۵ھ/۹۸۵ء میں ہندوستان آیا ایک جگہ ملتان کے حوالے سے لکھتا ہے :

"سندھ کے قدیم مرکز ملتان میں سندھی اور عربی زبان سے زیادہ ایک دوسری زبان عام ہے فارسی زبان بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے ۔ مسجدوں میں خطبے فارسی زبان میں پڑھے جاتے ہیں"۔ (سفرنامہ بشاری معروف بہ احسن التقاسیم ص ۴۸۱ لائیڈن بحوالہ نقوش سلیمانی ص ۲۵۴) ۔

سندھ و ہند پر محمود غزنوی (۹۹۷ - ۱۰۳۰ء) کی فتوحات اور ان کے دور میں فارسی نے ملک گیر سطح پر رواج پایا ۔ عہد غزنوی میں سندھ میں فارسی زبان عام ہی نہیں ہوئی اس کا ادب بھی منصۂ شہود پر آیا ۔ غزنوی کے بعد سندھ میں ایکوں ، غوریوں ، خلجیوں ، تغلقوں اور مغلوں کی حکومتیں یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں ۔ ہر دور میں فارسی کی سرپرستی کی گئی اس کی ترقی و اشاعت کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا ۔ مقامی فرماں رواؤں ، سومرا اسلمہ ، ترک قبیلے کے حکمراں ارغون ترخان نے بھی فارسی زبان و ادب کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا عہد مغلیہ میں فارسی تو ہر خاص و عام کی بولی کی حیثیت سے پہچانی جانے لگی ۔ برصغیر پاک و ہند کے ادبا و شعراء کی فارسی دانی ، فارسی بینی اور فارسی گوئی کا شہرہ ایران تک پہنچا ، ایرانی ارباب علم و ادب کی شمعیں سندھ کی محفلوں میں فروزاں ہوئیں ۔ ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء میں جنگ میانی میں تالپوروں کی شکست کے بعد جو بنفشہ لی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انگریزوں کا غاصبانہ تسلط ہوگیا۔ جب اہلِ فرنگ برسرِ اقتدار آئے فارسی زبان عدالتوں دفتروں اور پڑھے لکھے گھرانوں میں رائج تھی۔

منصورِ آخر الزماں، شاعرِ حق نوا حافظ عبدالوہاب سچل سرمست وادیٔ مہران ضلع خیرپور کے ایک مشہور قصبہ درازہ میں ۱۱۵۲ھ/۱۷۳۹ء میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ، ۱۱ اپریل ۱۸۲۷ء کو وفات پائی۔ انھوں نے سندھ میں دو حکومتوں کے عہدِ عروج و زوال دیکھے کلہوڑا حکومت کا انجام اور دورِ تالپور کا آغاز یہ وہ زمانہ تھا جب وادیٔ مہران سے وادیٔ گنگا جمنا تک فارسی زبان کا بول بالا تھا جب سچل سنِ شعور کو پہنچے اس وقت فارسی شاعری عروج پر تھی۔

سچل سات زبانوں میں شعر کہتے تھے، عربی، سندھی، سرائیکی، پنجابی، اردو، ہندی اور فارسی، فارسی میں آشکارا اور خدائی، دیگر زبانوں میں سچل، سچیڈنہ اور سچو تخلص کرتے تھے۔ فارسی میں ان کی جن تصانیف کا سراغ ملتا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ دیوانِ آشکار	۲۔ دیوانِ خدائی	۳۔ مثنوی عشق نامہ	۴۔ مثنوی دردنامہ
۵۔ مثنوی گدانامہ	۶۔ مثنوی تارنامہ	۷۔ مثنوی رہبرنامہ	۸۔ مثنوی رازنامہ
۹۔ مثنوی وحدت نامہ	۱۰۔ مثنوی وصلت نامہ	۱۱۔ غزل بحرِ طویل	۱۲۔ نکتۂ تصوف

دیوانِ آشکار پہلی بار والیٔ ریاست خیرپور ہز ہائینس سر میر علی مراد خان تالپور کی سرپرستی میں شائع ہوا تھا۔ سچل کی ایک معتقد اور درازہ کی جلیل القدر علمی و ادبی شخصیت قاضی علی اکبر درازی نے سچل کی دیگر زبانوں کی اکثر و بیشتر تصانیف کو سندھی/اردو میں خود ترجمہ کر کے اپنے ذاتی خرچ سے چھپوایا دیوانِ آشکارا کا اردو ترجمہ مع فارسی کلام جو اس وقت عاجز راقم الحروف کی دسترس میں ہے قاضی اکبر درازی کا ترجمہ ہے محکمۂ اوقاف سندھ نے اسے دو جلدوں میں خاص اہتمام سے شائع کیا ہے دیوانِ آشکار کا ایک دوسرا ایڈیشن جو فقیر راقم السطور کے پیشِ نظر ہے۔ سچل ادبی اکیڈمی لاہور کا شائع کردہ ہے اسے ایک برگزیدہ علمی و دینی شخصیت حضرت مخدوم امیر احمد نے مرتب کیا ہے۔
اس کتاب میں مخدوم صاحب کا بصیرت افروز اور پُر مغز مقدمہ فارسی کے مطالعے سے آشکار کی فارسی گوئی و فارسی سخن شناسی کے بہت سے پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔

سچل نہایت پُر گو، زود گو سخن سنج اور صاحب حال و قال ولیٔ کامل تھے علم و معانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وبدایع پر مکمل دست گاہ رکھتے تھے ان کا فارسی کلام فصاحت وبلاغت اور صنائع و بدائع سے مرصع و مزین ہے وہ وجد اور بے خودی، جذبہ و سرمستی کے عالم میں شعر کہتے تھے اور ان کی محفل کیف و سرور میں موجود فقرا، علماء، مریدین، معتقدین میں سے کوئی نہ کوئی صاحب علم و صاحب ذوق سچل کے اشعار آبدار کو صفحہ قرطاس پر محفوظ کر لیتا۔ بصورت دیگر حضرت کو اپنا اشعار یاد رہتے اور موقع محل کے مطابق لکھوا لیتے۔ روایت یہ ہے کہ انہوں نے اپنا کلام تو کبھی قلم بند نہیں کیا۔

سچل صوفی منش تھے۔ فلسفۂ تصوف کو محض ایک نظریئے کے طور پر نہیں بلکہ جزو زندگی بنا کر اپنایا تھا۔ یہ اجزائے ترکیبی کُل میں سمو کر تخلیق کا روپ دھار گئے۔ اور تخلیق کار از تھا گئے جس ماحول میں سچل نے پرورش پائی۔ تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوئے وہ خالص دینی اور مذہبی ماحول تھا شاہ لطیف اور لعل قلندر شہباز کی تعلیمات نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا تھا۔ وہ ان بزرگان دین کے پیغامات سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔ تلاش حق اور راہِ حق کے فلسفے کو شاہ صاحب نے اپنے رسالے میں بڑی فصاحت وصراحت سے بیان فرمایا ہے شاہ صاحب کی یہ آواز سچل کے قلب و دماغ میں رچ بس گئی۔ شاہ صاحب کے زمانے کے عوامل وکوائف، گرد و پیش کے تقاضوں نے سچل کے فکر وفن پر فطری اثر ڈالا سچل نے ارشادات لطیف پر عمل کیا ان کے کلام کا تتبع کیا اس کے باوجود انھوں نے مختلف راہوں سے گزر کر اپنے لیے ایک راہ متعین کی۔

یہ بات عجیب ہے کہ سچل کی دوسری زبانوں کی شاعری میں شاہ اور شہباز کے صوفیانہ نظریات وتصورات کا پرتو تو ملتا ہے لیکن ان کے فارسی کلام کا رنگ بالکل جداگانہ ہے سندھ کے ایک معتقد عالم دین حکیم مولانا محمد صادق رانی پوری جن کا شمار قاضی اکبر درازی کی طرح سچل کے اہم ناقدین میں ہوتا ہے۔ اپنی مرتب کردہ کتاب "سچل سرمست جو سرائیکی کلام" کے مقدمہ میں بزبان سندھی میں لکھا ہے کہ سچل بھی شاہ لطیف کی طرح مولانا رومی کے انکار سے متاثر تھے اور مثال میں مولانا رومی کا یہ شعر درج کیا ہے ے

گفتوی عاشقان درباب رب
جوششِ عشق ست نے ترکِ ادب

واقعہ یہ ہے کہ برصغیر کے جس شاعر کے کلام پر مولانا رومی کے افکار کے سب سے زیادہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اثرات پائے جاتے ہیں۔ وہ علامہ اقبال ہیں۔ علامہ اقبال کے بعد سندھ کے عظیم صوفی شاعر شاہ عبداللطیف، مولانا رومی سے بہت متاثر تھے۔ جن کے بارے میں یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ کلامِ رومیؒ ہمہ وقت ان کے ساتھ رہتا تھا۔

جہاں تک سچل کی فارسی شاعری کا تعلق ہے ان کے عارفانہ کلام میں خواجہ عبدالحق اور فریدالدین عطار سے عقیدت و شیفتگی کا جابجا اظہار ملتا ہے ؎

پیرِ ما پیر ہست عبدالحق — در دلِ ما نشست عبدالحق
آشکار و نہاں دل و جان را — کرد پر جوش و مست عبدالحق

اے صبا ما حقیقت شہر نیشاپور بکن
می کنم قربان بر آں خاک زمیں ایں جان و تن
خواہ از عطار کہ آں محب در پیر مغان ست
از ولی اللہ دعا اے آشکارا خویشتن

سچل کے اسلامی فلسفے کے تصوف میں انا الحق، نعرہ منصور، وحدت الوجود، نفی و اثبات، فنا و بقا، موت و زیست، حق و باطل، ظاہر و باطن، خیر و شر، ذکر و فکر، حال و قال کے تمام پہلو نظر آئیں گے۔ سچل نے ان تمام نکات کو شعری آئینے میں جما کر انسانی ذہنوں کو حقیقت پسندی، حق شناسی و حق گوئی سے سرشار و ہمکنار کر دیا ہے۔ سچل سلسلۂ قادریہ کے وجودی درویش تھے وہ خالقِ حقیقی کی محبت میں فنا فی الحق اور عشقِ رسولؐ میں مستغرق تھے۔ انھوں نے اپنی حمد و نعت میں سرشاری عشق کا حال جس والہانہ انداز اور دیوانہ وار لہجے میں بیان کیا ہے اس کی مثال کہیں اور مشکل سے ملے گی وہ اللہ کے برگزیدہ بندے تھے۔ نعت گوئی کی سعادت انھیں سزاوار تھی۔ یہاں تفصیلی اظہار کا موقع نہیں۔ نمونے کے طور پر نعت کے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں ؎

مشتاق لقائے مصطفےٰؐ ایم — او ہست خدائے خود گواہیم
گم گشت تو د خود آشکارہ — ما خاک شدیم پر گناہیم
اے بجز در دازہ احمدؐ راہ نیست — گر ہمی دانی دلت آگاہ نیست
آنکہ در احمدؐ احد دانست فرق — درحقیقت او فنا فی اللہ نیست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جز محمدؐ نیست در کون و مکاں　　جز علیؑ دیگر کسے ہمراہ نیست

گر کسے را عشق او دامن گرفت　　بالیقیں دانی کہ آں گمراہ نیست

آں خداؤ آلِ رسولؐ اے آشکار　　اندریں رہ نہ شک و اشباہ نیست

عشقِ مجازی ہو یا عشق حقیقی عشق کے بغیر زندگی کوئی زندگی نہیں کائنات کا وجود اور حیات کی تشکیل عشق کے سربستہ راز میں مضمر ہے ؎

موجوداتِ عشقت آشکار

شد از عشق محبت آسمان ارض

عاشقاں و عارفاں در سیر حیرت و عبرت اند

از تماشا عبرت آنہا غرق دریا حیرت اند

وحدت و کثرت یکے داند سرداران عشق

قائم اندر وحدت و سیار اندر کثرت اند

محبوب کی طلب اور عشق کی تڑپ وہ کیفیت ہے جو حیات کو تابندگی اور استقامت بخشتی ہے عصر قدیم میں رومی و حافظ عصر جدید میں شاہ لطیف اور علامہ اقبال نے فلسفہ عشق کو اپنے افکار میں بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ عشق کی راہیں آسان بھی ہیں کٹھن بھی۔ جو ہم نفس ناہموار و دشوار گزار راہوں سے گزر کر منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے۔ وہی محبوب کی قربت کی لذتوں سے سرشار و بدمست ہوتا ہے۔ حضرت سچل کو تصوف و معرفت سے فطری لگاؤ اور گہرا تعلق تھا صوفیانہ زندگی اور عارفانہ روش سے روحانی وابستگی تھی اس لیے وہ عشق کے اسرار و رموز، کیف و کم کی کیفیتوں سے خوب آشنا تھے۔ ان کے افکارِ عالیہ میں روحانی اسرار کی جستجو اور قلبی اضطراب کی کسک ہے۔ یہ ھاری فضا سچل کی ہر زبان کی شاعری پر محیط ہے۔ بالخصوص ان کا فارسی کلام ان تمام خصوصیات سے مرصع و مترشح ہے ؎

ما سبق خواندیم از دیوانِ عشق　　ہست در ہر دو جہاں سلطان عشق

رمز الانسان سری گوش کن　　بالیقیں داں صورتِ انسانِ عشق

عشق غیرے نیست گر پرستی زما　　فی الحقیقت ہست آں رحمانِ عشق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

او نگنجد در زمین و آسمان — گر بدل آید کسے جولانِ عشق
زود شوائے آشکارا سر بدہ — آمدہ بر عاشقانِ فرمانِ عشق

سچل سرمست ہفت زبان اسی لیے کہلاتے ہیں کہ انھوں نے سات زبانوں میں شاعری کی ہے ان کی ہر زبان کی شاعری معیاری اور محاسن شعری کے اعتبار سے اصحابِ ذوق اور اہلِ نظر کی توجہ کا مرکز رہی ہے آشکار نے فارسی کی تمام اصنافِ سخن پر نہایت قادر الکلامی و معنی آفرینی کے ساتھ گہرافشانی کی ہے۔ ان کا فارسی کلام نہ صرف سندھ بلکہ پورے برصغیر پاک و ہند کے فارسی گو اساتذہ کرام کے کلام سے بلند تر نہیں تو کم تر بھی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آشکار کے جملہ فارسی افکار عالیہ کا تنقیدی جائزہ لیا جائے اور فارسی ادب میں آشکار کے مقام کا تعین کیا جائے۔ یہ کام اگر کسی فرد واحد کے بس میں نہیں تو امداد یافتہ ادارے کے اختیار میں ضرور ہے اگر ایسا ہو سکا تو نہ صرف پاکستان کے علاقائی ادبیات کی ترویج و اشاعت میں مدد ملے گی بلکہ ملک میں اخوت و محبت اور قومی یکجہتی میں مزید پیش رفت کے روشن امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

نمونہ کلام:

این سخن از عشق نے از شاعر یست — کے فسان واند این اشعارِ ما
در دیارِ جسم و جان من پادشاہی میکنم — پادشاہی چیست لیکن خود خدائی میکنم
رازِ پنہاں آشکار کرد با من گفت او — غیرِ حق خود راندانی، خود پرستی کفر گفت
ساقیا! این شرابِ انگوری — من نخواہم از دستِ صد دوری
لایزال است آں می وحدت — آں بنوشان، رہم زمہجوری
گرفتارِ غم باہم گر بینوا یا بیکسم — در بارگاہش میروم، زاہد چہ داند حالِ ما
[illegible] منصور چو پوشیدہ ام — خلعتی از عشق بپوشیدہ ام
از [illegible] مسیح کہ بگذشتہ ام — از من ای ہمہ تن رستہ ام
حاصلِ این منزل بجز درد نیست — ہر کہ او درد نبود مرد نیست
در کتاب [illegible] حرفِ معرفت — [illegible] عالی نبود عاصلیت
کی توفیق طالب [illegible] — [illegible] مردان ترا ہی مرد فو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الولی حیدرآباد

درد بود رہبر راہِ خدا
شاہ شوی گرچہ تو باشی گدا

دل کہ دردِ عشق بود دل بود
وآنکہ دردِ عشق نے آں گلِ بود

مردہ دل است آنکہ درد درد نیست
عاشقی آں نے کہ رخش زرد نیست

دیدہ کشا جلوۂ دلدار بیں
اے تو بہر رنگ ہماں یار بیں

نیست تفاوت بجد تا رسو
ہست خدا بندہ ہماں ہر دو او

نام سچو نام خدائی یکیست
وصل بدو یا کہ جدائی یکیست

ماٰخذ

اعجاز الحق قدوسی، تاریخ سندھ مرکزی اردو بورڈ لاہور ۔ جلد اول ۱۹۷۱ء جلد دوئم ۱۹۷۴ء جلد سوم اردو سائنس بورڈ ۱۹۷۴ء

مخدوم امیر احمد (مرتب) دیوان آشکار (فارسی) سچل ادبی اکیڈیمی لاہور ۱۹۵۷ء

علامہ سید سلیمان ندوی، نقوش سلیمان مکتبہ مشرق کراچی ۔ عرب و ہند کے تعلقات، اردو اکیڈیمی سندھ کراچی، ۱۹۸۷ء

قاضی علی اکبر درازی ۔ دیوان آشکار (فارسی مع اردو ترجمہ) ۔ جلد اول دوئم محکمہ اوقاف سندھ حیدرآباد ۱۹۸۱ء

حکیم محمد صادق رانی پوری، سچل سرمست جو سرائیکی کلام (مع سندھ مقدمہ) مرتب سندھی ادبی بورڈ کراچی ۱۹۵۹ء۔

Dr. H. I. Sadarangani Sindhi Adabi Persian Poets of Sindh Board Karachi 1956

Ishwari Prasad A New History of India The Indian Press Ltd 1936.

© rasailojaraid.com